روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 2 جولائی 2010ء 19 رجب 1431 ہجری 2 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 140

ساری دعائیں جمع کر دیں

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے دعا کی درخواست کی تو آپؐ نے یہ دعا کی اور فرمایا کہ میں نے اس میں تمہارے لئے ساری دعائیں جمع کر دی ہیں۔ اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ ہم سے راضی ہو جا اور ہم سے (بندگی) قبول کر اور ہمیں جنت میں داخل کر اور آگ سے بچا اور ہمارے سارے کام درست کر دے

(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب دعاء رسول اللّٰہ حدیث نمبر 3826)

35 ویں جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب 27 جون 2010ء

خدا مضطر کی دعائیں قبول کرتا اور تکالیف کو دور کر دیتا ہے

کوئی انسان بجز آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی اور اطاعت کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء سے اختتامی خطاب کا خلاصہ

حضور انور کے خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

35 ویں جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء کی اختتامی تقریب کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاکستانی وقت کے مطابق سوا سات بجے منہائم جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ مکرم حافظ طارق احمد چیمہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس حصہ قرآن کا ترجمہ مکرم محمد انیس دیالگڑھی صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سرور احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ع

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو

ترنم سے سنایا۔ ازاں بعد مکرم شیخ خالد محمود صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا منظوم کلام ع

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی

ترنم سے سنائی۔ اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ یہ ساری تقریب جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی کی طرح ایم ٹی اے پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کی گئی۔

حضور انور نے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ گزشتہ دنوں پاکستان میں لاہور میں احمدیوں کے خلاف نماز جمعہ کے دوران ظالمانہ سفاکانہ کارروائی کی گئی۔ سترہ اٹھارہ برس کے بچے سے لے کر بانوے ترانوے سال تک کے بوڑھے کو سفاکی کی بدترین مثال قائم کرتے ہوئے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔ اس واقعہ پر پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ انما اشکو ...... کہ میں اپنے سب غم اور اپنی ساری پریشانی کی فریاد اللہ کے حضور رکھتا ہوں۔ جو مضطر کی دعائیں سنتا ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ جن کو تنگ کیا جاتا ہے پریشان کیا جاتا ہے ان کا میں ہی سہارا ہوں جو خدا سے دعا کرتا ہے خدا اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس قادر مطلق خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام طاقتوں کا وہ مالک ہے۔ تمام پاکیزہ صفات سے متصف ہے۔ ہم اس خدا کے ماننے والے ہیں جس کی صفات کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ پہلے اس کی کچھ طاقتیں یا صفات تھیں مگر اب نہیں۔ بلکہ خدا کی صفات ازلی ابدی ہیں۔ ہمیشہ قائم رہتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا ہمیشہ اپنے وعدے پورے کرتا ہے اور مجبور و مضطر کی دعا سنتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے مضطر کی تشریح میں فرمایا ہے کہ کلام الٰہی میں مضطر وہ ہیں جن پر تکلیف ابتلاء کے طور پر آئے نہ کہ عذاب کے طور پر۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت اس بات پر قائم ہیں کہ ہم آزمائے جاتے ہیں یہ عذاب نہیں ہوتا بلکہ جب بھی آزمائے گئے ایمانوں کو تقویت ملی۔ احمدی ہمیشہ دعاؤں کی طرف راغب ہوئے اور خدا نے احمدیوں کی مضطرعانہ دعا کو قبول فرماتے ہوئے احمدیت کے قافلے کو کامیابی کی طرف رواں دواں کر دیتا ہے اور ہر ابتلاء کے بعد احمدیت نے مزید ترقیات کیں۔ اسی طرح اب بھی جب خدا کے گھر میں نہتے احمدیوں پر حملہ ہوا۔ اس پر احمدیوں پر آج تک اضطراری کیفیت طاری ہے کیا خدا ان دعاؤں کو نہیں سنے گا۔ ضرور سنے گا یہ اسی کا وعدہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کی گردنیں کٹ سکتی ہیں کبھی احمدی خدا اور خدا کے رسول کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ کبھی خدا کی طرف وہ بات منسوب نہیں کر سکتے جو معیوب ہو۔ کبھی خدا کے رسول کی شان پر آنچ نہیں آنے دے گا۔ ہمارے معبود حقیقی کی صفات کا اظہار جیسے پہلے ہوتا تھا اب بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ پر کامل شریعت یعنی قرآن نازل کیا گیا۔ جو قیامت تک انسانوں کی تمام ضروریات کو پورا کرنے والا ہے۔ اس کے نور سے خدا نے ایک دفعہ پھر دنیا کو روشن کر دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا آج بھی دعائیں قبول کرتا ہے۔ آج بھی جو اس کے سامنے جھکے اس کی تضرعات کو سنتا ہے۔ یہی خدا ہمارا معبود حقیقی ہے۔ ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ جس کی طاقتیں کبھی معدوم نہیں ہوسکتیں وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے ہم اس کو چھوڑ نہیں سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج تمام روحانی مقامات کا حصول صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کی محبت اور کامل اطاعت سے ممکن ہے۔ آج خدا کے قرب کا مقام پانے کے لئے شرط اول محبت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں میں نے خدا کے فضل سے نہ کہ اپنے کسی ہنر سے اس میں حصہ پایا ہے۔ یہ سب ممکن نہ تھا اگر میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ میں نے جو کچھ پایا۔ اس رسول کی پیروی سے پایا۔ کوئی انسان بجز اس نبی کی پیروی سے خدا تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ آپؐ کی کامل پیروی، عشق و محبت کے اظہار اور عمل سے ہی خدا کسی کو

باقی صفحہ 2 پر

حضرت مسیح موعود کے قیمتی روحانی خزانہ کی تدوین

نظارت اشاعت مکتوبات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی تدوین و اشاعت کا کام کر رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر کسی خاندان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ایسے خطوط موجود ہیں جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے وہ ان خطوط کی مصدقہ نقول نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں تا یہ قیمتی خزانہ جماعتی لٹریچر کا حصہ بن سکے۔ احباب یہ خطوط بذریعہ ڈاک یا ای میل بھجوا سکتے ہیں۔

ای میل ایڈریس: nusherat@yahoo.com

ایڈریس : نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان چناب نگر ربوہ

(ناظر اشاعت)

لہو ولعب ہماری زندگی کا مقصد نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”آج کل تو دنیا کی چمک دمک اور لہو ولعب، مختلف قسم کی برائیاں جو مغربی معاشرے میں برائیاں نہیں کہلاتیں لیکن (۔) تعلیم میں وہ برائیاں ہیں، اخلاق سے دور لے جانے والی ہیں، منہ پھاڑے کھڑی ہیں جو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلے روشن خیالی کے نام پر بعض غلط کام کئے جاتے ہیں اور پھر وہ برائیوں کی طرف دھکیلتے چلے جاتے ہیں۔ تو یہ نہ ہی تفریح ہے، نہ آزادی بلکہ تفریح اور آزادی کے نام پر آگ کے گڑھے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے، مومنوں کو کھول کر بتا دیا کہ یہ آگ ہے، یہ آگ ہے اس سے اپنے آپ کو بھی بچاؤ

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ از صفحہ 1 خلاصہ اختتامی خطاب

اپنے نیک بندوں میں شامل کرتا ہے۔ احمدی خدا کے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔ مال و جان کے ضائع کرنے کی دھمکی، بموں، گرنیڈوں اور گولیوں کی بوچھاڑ سے کبھی اس سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو جھٹلاتا ہے اس کی دعاؤں کو خدا کبھی نہیں سنتا۔ بلکہ اپنے پیاروں کو کامیاب کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرے مخالف کی گئی دعائیں کبھی سنی نہیں جائیں گی۔ جو مجھے بددعا دے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی۔ جو مجھ پر لعنت بھیجتا ہے وہ لعنت اسی پر پڑتی ہے مگر اسے خبر نہیں۔ میرا خدا کبھی مجھے ناکام نہیں کرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ سانحہ لاہور کے بعد بھی کئی دانشمند آدمی ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کون روک سکتا ہے۔ مخالف کبھی بھی دعاؤں اور دلائل سے مقابلہ نہیں کرسکا۔ یہ جماعت کی 122 سالہ تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے مامور کی مخالفت کرتا ہے وہ دراصل خدا سے مقابلہ کرتا ہے۔ اے احمدیو! تم پریشان نہ ہونا۔ ہمارا کام خدا کی طرف جھکنا ہے اور رحمت کو جذب کرنا ہے اور یہی کہنا ہے کہ اے رب ہم نے پکارنے والے کو سنا اور اپنے رب پر ایمان لائے۔ زمین و آسمان کا پالنے والا خدا سب طاقتوں والا ہے وہی رب ہے۔ آنحضرت ﷺ افضل الرسل اور افضل الانبیاء ہیں۔ خدا کی آخری شرعی کتاب قرآن ہے۔ پہلی کتابیں بھی خدا نے نازل کیں ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا اور اس کے ساتھ عہد بیعت باندھا ہے۔ اے مجیب الدعوۃ اور غفور رحیم خدا تادم آخر ہمیں اس عہد پر قائم رکھ۔ اے ہمارے رب ہمارے قصور معاف کر ہماری بدیاں مٹادے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ وفات دے۔

حضور انور نے فرمایا شہداء کا ذکر ہو رہا ہے۔ یقیناً ان میں سے ہر ایک اپنا عہد پورا کرنے والا اور روشن ستارہ تھا۔ قطب ستارے ارضی راستوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ یہ ستارے خدا کی رضا کے حصول کی طرف راہنمائی کرنے والے تھے۔ عشق و وفا کے کھیتوں کی طرف راہنمائی کرنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں مجھے اپنی جماعت سے بہت امید بڑھ جاتی ہے کہ خدا بہت سے ایسے افراد پیدا کرے جو صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی روح رکھتے ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک رویا دیکھی کہ ایک بلند شاخ سرو کی کاٹ دی گئی میں نے کہا اسے دوبارہ زمین میں گاڑ دو کہ وہ بڑھے اور پھلے۔ حضور نے فرمایا اس کا مطلب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ بہت سے ایسے لوگ پیدا کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اصل ایمان یہی ہے کہ اللہ پر ایمان کی غرض محض خدا تعالیٰ کی محبت ہو۔ اعتقادی اور عملی طور پر صرف اللہ کی رضا مقصود ہو۔ اگر یہ کہا جائے کہ کچھ نہ ملے گا نہ جنت ہے نہ دوزخ ہے پھر بھی وہ خدا کے حضور سر جھکا دے۔ اس کی اطاعت کسی اجر یا امید پر نہ رکھی جائے یہی سچا ایمان ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد کثرت سے احمدیوں کی طرف سے ایسے خطوط ملے ہیں جس میں یہ لکھا ہے کہ ہم خدا کے قریب ہوئے ہیں۔ ہمارے ایمان میں ترقی ہوئی ہے۔ ہر احمدی مستقل مزاجی کے ساتھ اس طرف توجہ رکھے گا تو پھر دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کس تیزی سے اپنی تائید کے واقعات دکھاتے ہوئے ہمیں کامیاب کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے استغفار کرتے ہوئے خدا کی طرف جھکنا ہے۔ سعید فطرتوں کی راہنمائی کرنی ہے۔ وہ کام بھی جاری رہے گا۔ استغفار اور دعا سے مقابلہ کرنا ہے۔ کوئی بھی ظلم جماعت کا بال بھی بیکا نہ کرسکے گا۔ اگر ہمارا معبود حقیقی سے تعلق بڑھتا گیا تو کوئی طاقت جماعت کو پھلنے پھولنے سے نہیں روک سکتی۔ قرآن نے 14 سو سال پہلے یہ اطلاع دے دی تھی کہ جان کا نقصان ہوگا۔ لیکن یہ ہمارے جانی نقصان ہمارے ایمانوں کو کبھی کمزور نہیں کرسکتا۔ لاہور میں ایک واقعہ حضور نے سنایا کہ جس جگہ باپ راہ مولیٰ میں قربان ہوا تھا ان کی اہلیہ نے اپنے بیٹے کو باپ کی شہادت والی جگہ پر ہی اگلا جمعہ پڑھنے کے لئے بھجوایا یہ بچہ صرف 9 سال کا تھا تاکہ باپ کا وقار بھی اس کے دل میں پیدا ہو اور موت کا خوف بھی پیدا نہ ہو۔ حضور نے فرمایا جس قوم میں ایسی مائیں اور ایسے بچے رہیں گے وہ قومیں کبھی تباہ نہیں ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا جس طرح خدا نے پہلے سے بڑھ کر ایمان دیا پاک تبدیلیوں کی کوششوں کو کبھی کمزور نہ ہونے دیں۔ ان قربانیوں کو مرنے نہ دیں۔ جو جانوں کی قربانیوں سے ہمیں زندہ رہنے کے طریقے سکھا گئے۔ اگر آپ نے اپنی سوچوں اور عقل کو اس نہج پر چلایا تو خدا کی نصرت کے نظارے دیکھیں گے۔ فتح کی خوشخبری اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ دعائیں کریں اس قدر چلائیں کہ عرش کے کنگرے ہلنے لگ جائیں اور تائید و نصرت کے نظارے ہم دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر دعا دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔ اے اللہ اپنے پیاروں کے ساتھ کئے گئے اپنے وعدہ کو پورا کر۔ ہمارے گناہوں کو معاف کر۔ ہمیں اپنی رحمت کے آغوش میں لے لے۔ کوئی امتحان کوئی ابتلاء ہمارے ایمانوں کو کمزور نہ کرے۔ ہمیں ہر شر سے بچا۔ ہمیں فتح اور غلبہ عطا فرما۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ دعا کریں اور دعا میں کہ شہداء، ان کے خاندانوں، اسیروں اور ان کے خاندانوں کو یاد رکھیں کہ خدا ان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

اس کے بعد حضور نے پُرسوز اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد مختلف اقوام نے مختلف زبانوں میں نغمات پیش کئے۔ حضور انور نے اس جلسہ کی حاضری 25 ہزار 9 بتائی۔ تھوڑی دیر حضور نغمات سنتے رہے پھر الوداع کہتے ہوئے جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆......☆

یا رب مدد

قادر مطلق کے حضور فریاد

ہر طرف ہے شورِ محشر الاماں یا رب مدد
تیرے عاشق ہو گئے ہیں نیم جاں یا رب مدد

قبل اس کے پھر اُٹھے آہ و فغاں یا رب مدد
پھر قیامت ہم پہ ٹوٹے ناگہاں یا رب مدد

بے گناہ معصوم تھے سجدوں میں جو بھونے گئے
عرش تک پہنچی نہیں ان کی فغاں یا رب مدد

پھٹ گیا دل دیکھ کر وہ بے بسی بے چارگی
اور گھنٹوں تک وہ رقصِ بسملاں یا رب مدد

دل دہل اٹھا جنازوں کی قطاریں دیکھ کر
چپ رہے پھر بھی مگر ہم بے زباں یا رب مدد

مرہمِ عیسیٰ ہمارے گھاؤ کو درکار ہے
ہیں صلیبِ ظلم پر ہم ناتواں یا رب مدد

منتظر ہیں تیرے حرفِ کُن کے سب چھوٹے بڑے
سر پٹختا ہے گروہِ عاشقاں یا رب مدد

تیسرے درجے کے شہری تھے مگر انساں تو تھے
ہائے وہ بوڑھے وہ گبھرو نوجواں یا رب مدد

زندگی کا نرخ مٹی سے بھی کمتر ہو گیا
موت نے ہر چوک میں کھولی دُکاں یا رب مدد

قتل اک انساں کا کُل انسانیت کا قتل ہے
ظالموں کو تو بنا عبرت نشاں یا رب مدد

سو برس سے سہہ رہے ہیں نفرتیں اور گالیاں
اپنے دل پر ہیں طمانچوں کے نشاں یا رب مدد

جو خموشی کی ردا سو سال تک اوڑھے رہے
بلبلا اٹھے ہیں اب وہ بے زباں یا رب مدد

باوضو لوگوں کو خوں سے بھی وضو کرنا پڑا
بہہ گئیں (بیت) میں خوں کی ندّیاں یا رب مدد

سو برس سے ظالموں پر خون ہے اپنا حلال
سو برس سے ہے کڑا یہ امتحاں یا رب مدد

اسطرح ہولی ہمارے خون سے کھیلی گئی
گویا اپنا کوئی نہ تھا پاسباں یا رب مدد

اپنے ہر چھوٹے بڑے کی تیری جانب ہے نظر
جلد ظاہر کر کوئی تازہ نشاں یا رب مدد

گر یہ چھوٹی سی جماعت اس طرح کچلی گئی
ہو نہ جائیں تیرے عاشق بدگماں یا رب مدد

چور ہیں زخموں سے اڑنے کا ہمیں یارا نہیں
ہم پہ ہر ظالم نے ہے تانی کماں یا رب مدد

طائرِ بے بال و پر ہیں اور ہیں آساں ہدف
ہو ہمارے اور اِن کے درمیاں یا رب مدد

مصلحت سے اہلِ دنیا تو ہوئے بے دست و پا
ہم تری چوکھٹ پہ ہیں نوحہ کناں یا رب مدد

رات کو سجدوں میں کر لیتے ہیں آہ و زاریاں
اور دن میں تجھ سے ہیں سرگوشیاں یا رب مدد

بے حسی کی چادریں اوڑھے ہیں اہلِ اختیار
ہم سے غافل ہیں ہمارے حکمراں یا رب مدد

یہ صدا نقار خانے میں ہے طوطی کی صدا
پر ترے گھر میں نہیں ہے رائیگاں یا رب مدد

عرش کانپ اٹھتا ہے عرشی آہ سے مظلوم کی
چیر دیتی ہے یہ ساتوں آسماں یا رب مدد

ا۔ع۔ملک

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد

پاکستان کے احمدیوں پر مظالم اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ کی طرف سے دعاؤں اور صدقات کی تحریکات

کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے دل مایوس ہوں اور ہلکا سا احساس بھی پیدا ہو۔ لیکن ہماری بھی یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر یہ ذمہ داری ڈال رہا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر میری طرف رجوع کرو اور میرے سے مانگو تا کہ وہ الٰہی تقدیر جو غالب آنی ہے انشاء اللہ، تمہیں بھی احساس رہے کہ تمہاری دعاؤں کا بھی اس میں کچھ حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعاؤں کو بھی سنا ہے۔ پس ان دنوں میں بہت زیادہ دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 13 جون 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 113-114)

احمدیوں کا تو اس ملک کے قیام میں بھی حصہ ہے۔ احمدیوں کے خون اس ملک کے قیام کے وقت بھی بہے ہیں۔ احمدیوں کے خون اس ملک کی تعمیر میں بھی بہے ہیں۔ احمدیوں کے خون اس ملک کی حفاظت کے لئے بھی بہے ہیں۔ اور یہ وطن سے محبت کا تقاضا بھی ہے کہ ہم آج بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ کیونکہ اب جو حالات ہیں ویسے بھی ہمارے پاس اور کوئی طاقت نہیں جو ظلم کو روک سکیں۔ ظلم سے روکنے کے لئے ایک چیز جو ہمارے پاس ہے وہ دُعا ہے۔ اس لئے دُعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔

پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی بہت زیادہ دعائیں کریں۔ دنیا کے دوسرے ملکوں میں جو پاکستانی احمدی رہ رہے ہیں وہ بھی اس ملک کے لئے دعا کریں۔ بلکہ دنیا میں رہنے والے غیر پاکستانی احمدی بھی دعا کریں کہ پاکستانی احمدیوں کا ان ملکوں پر یہ بھی احسان ہے کہ انہوں نے پہلے جا کر وہاں اس زمانے کے امام کا پیغام پہنچایا اور انہیں وہ راستے دکھائے اور انہیں وہ تعلیم دکھائی اور اس آسمانی پانی سے آگاہ کیا جو اس زمانے کے امام کے ذریعے ہم تک پہنچا۔ تو احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے بھی مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کو آج کل پاکستانی احمدیوں کے لئے اور ان کے ملک کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

احمدی جو پاکستان میں ہیں اپنے ماحول میں بھی اس طرف توجہ کریں۔ غیروں میں بھی ان کا کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہے، ان کو توجہ دلائیں کہ تم لوگ یہ کس ڈگر پر چل پڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک ملک دینے کی صورت میں جو احسان کیا تھا جہاں تم آزادی سے رہ سکتے ہو، کیوں اس کی بربادی پر تلے ہوئے ہو۔ جو قومیں انعامات کی قدر نہیں کرتیں پھر وہ انعامات سے محروم کر دی جاتی ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان میں رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے ماحول میں اس طرف توجہ بھی دلائیں جہاں تک ان کا اثر ہے اور دُعا بھی بہت کریں بلکہ دنیا کے رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ دعا کریں اور بہت دعا کریں۔ حالات انتہائی خطرناک ہوتے چلے جا رہے ہیں حد سے زیادہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور جو بم پھٹتے ہیں یا گولیاں چلتی ہیں یا قتل ہوتے ہیں اس کے ردّعمل کے طور پر بجائے اس کے کہ غور وفکر کر کے کوئی حل سوچا جائے، کوئی عقلمندی سے پلاننگ کی جائے، اس کی بجائے پھر مار دھاڑ، توڑ پھوڑ اور تباہی کی طرف پھر توجہ ہو جاتی ہے اور مزید تباہیاں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ درجنوں موتیں روزانہ ہو رہی ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے۔ عوام تو عموماً شریف ہیں، زیادہ تر عوام تو اس میں ملوث نہیں ہوتے لیکن جو شرارتی طبقہ ہے، جو ملک کی تباہی کے درپے ہے اگر ان کا یہی مقدر ہے کہ اُن میں عقل نہیں آنی، اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر ہے تو کم از کم پھر ان پر پکڑ جلدی آئے تا کہ یہ ملک محفوظ رہے اور شرفاء محفوظ رہیں اور بچے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس ملک میں جلد امن قائم ہو جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 28 دسمبر 2007ء از الفضل 19 فروری 2008ء)

’’ان سب کو مَیں کہتا ہوں اور پہلے بھی یہ کہہ چکا ہوں کہ اللہ کے آگے جھکو، اللہ کے آگے جھکو، اللہ کے آگے جھکو۔ یہ عارضی امتحان ہیں جو گزر جائیں گے۔ اس قادر مطلق کا ہاتھ ہم پر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا رحم مانگتے ہوئے اس امتحان کو دعاؤں کے ذریعہ ہلکا کرنے کی کوشش کرو۔ دعائیں کریں اور دعائیں کریں اور پھر دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی پکڑ کے نظارے ہم نے پہلے بھی اس دنیا میں دیکھے ہیں، کچھ کا مَیں ذکر کر آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کو تنگ کرنے والوں اور ان کو تکلیفیں دینے والوں کو مَیں اگلے جہان میں بھی پکڑوں گا۔ وہ اس وقت اپنی بدبختی کی وجہ سے سزا پر چلاّئیں گے تو ان کی کوئی بات نہیں سنی جائے گی۔ اس وقت ان کی چلاہٹ اور معافیاں کسی کام نہیں آئیں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے بارے میں فرمایا ہے کیونکہ یہ دعا کیا کرتے تھے اس لئے اس وقت ان کے مخالفین کو کہا جائے گا کہ جن سے تم ہنسی ٹھٹھا کرتے تھے آج یہ کامیاب ہیں اور تم ذلیل ہو کر جہنم کی آگ میں پڑے ہوئے ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ 27 اکتوبر 2006ء از خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 543-544)

’’ان دنوں میں جماعت کیلئے ہر شر سے بچنے کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا میں تینوں جگہوں پر خاص طور پر احمدی ظلم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 7/اکتوبر 2005ء از خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 605)

پاکستان کے جو آج کل حالات ہیں ہر ایک کے سامنے ہیں اور حکومت بھی، سیاستدان بھی اور نام نہاد (۔) کے علمبردار بھی ہر ایک ملک کی تباہی کے درپے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو بچائے جو بڑی قربانیوں سے حاصل کیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ کی بھی اس کے لئے قربانیاں ہیں۔ کئی جانیں قربان ہوئی تھیں اس کے لئے۔ تو ایک تو وطن کی محبت کا تقاضا ہے، حکم ہے، حق بنتا ہے کہ اس کے لئے دعا کریں۔ بہت سے پاکستانی جو باہر کے ملکوں میں ہیں گو کہ خبریں سنتے ہیں، دیکھتے ہیں لیکن یہ اندازہ نہیں کہ اس وقت ملک کس طرف جا رہا ہے۔ لگتا ہے کہ یہ لوگ اس کو بربادی کی طرف لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور اگر عقل ان کے مقدر میں نہیں تو پھر کوئی سامان پیدا فرمائے جس سے ایسے لوگ اوپر آنے والے ہوں جو ملک کا، وطن کا، عوام کا درد رکھنے والے ہوں۔ ہم یہاں بیٹھے دعا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے اور خاص طور پر اس کے لئے دعا کریں۔

(خطبہ جمعہ 16 نومبر 2007ء از خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 467)

پاکستان میں بہت بڑی تعداد احمدیوں کی ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ احمدیوں کی دعائیں ہی ہیں کہ جن کی وجہ سے پاکستان بچا ہوا ہے۔ ورنہ یہ جو نام نہاد محبّ وطن ہیں، ان کے کام ایسے نہیں ہیں کہ جو پاکستان کو بچا سکیں۔ ان کی تو ہر کوشش ایسی ہے کہ پاکستان کے توڑنے کے درپے ہیں۔ ہر ایک نے پاکستان کو داؤ پر لگایا ہوا ہے۔

(خطبہ جمعہ 23 نومبر 2007ء از خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 476)

خلافت جوبلی کے حوالے سے جو خبریں آتی ہیں ان پر پاکستان میں تو (۔) کی بیان بازیاں بھی شروع ہو گئی ہے۔ پس بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے گو کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ ہے کہ حاسدوں اور معاندوں کے گروہ پر اللہ تعالیٰ جماعت کو غالب کرے گا۔ لیکن ہمیں بھی اخلاص و وفا اور دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر اس کے آگے جھکنا چاہئے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ترقیات کی نئی سے نئی منزلیں ہمیں دکھائے۔ آمین۔

(خطبہ جمعہ 9 مئی 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 30 مئی 2008ء)

پس آج احمدیوں کے خلاف پاکستان میں بھی مخالفت کا بازار گرم ہے اور انڈونیشیا سے بھی خبریں آرہی ہیں، دونوں جگہ (۔) اور سیاستدانوں کے جوڑ کی وجہ سے یہ مخالفت ہے۔ عوام الناس کو بیوقوف بنایا جاتا ہے کہ تمہاری دینی غیرت کا سوال ہے اٹھو اور احمدیوں کو ختم کر دو۔ حالانکہ یہ تکذیب اس لئے ہے کہ ان لوگوں کو یہ خوف ہے کہ ہمارے رزق بند نہ ہو جائیں۔ ہم جو لوٹ مار کر رہے ہیں وہ بند نہ ہو جائے۔ پس احمدیوں کو میں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ صبر اور حوصلے سے اور دعا سے کام لیں۔

گزشتہ دنوں میں 27 مئی کے بعد، پاکستان کے مختلف شہروں میں، کوٹری شہر ہے ایک، حیدرآباد کے قریب لاڑکانہ میں، آزاد کشمیر میں کوٹلی ہے، اسی طرح پنجاب کے بعض شہر ہیں، احمدیوں پہ ظلم کا بازار دوبارہ گرم ہو چکا ہے۔ فیصل آباد میں پنجاب میڈیکل کالج کے طلباء کو کالج سے نکالا گیا۔ اُن کے خیال میں اس طرح انہوں نے احمدیوں کے رزق بند کرنے کی کوشش کی ہے کہ احمدی طلباء ڈاکٹر بن رہے ہیں۔ فائنل ائیر کے سٹوڈنٹ ہیں۔ وہ گھبرا کے کہیں گے اچھا ٹھیک ہے ہم حضرت مسیح موعود کو گالیاں نکالتے ہیں لیکن ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ ان کی ایمانی حالت کیا ہے، کیونکہ اُن کے اپنے ایمان نہیں ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ یہ خوفزدہ ہو کر احمدیت چھوڑ دیں گے۔ کوٹری میں گھیراؤ جلاؤ کی صورتحال ہے، بلکہ ایک گھر سے کل خط ملا ہے ان کا سامان نکال کر جلایا بھی گیا، گھروں کو گھیرا ہوا ہے، لیکن یہ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ڈرنے والی قوم ہیں یا اپنے ایمانوں کا سودا کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم تو اس ذُوالۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡن خدا کے ماننے والے ہیں جو اپنے بندوں کے لئے غیرت دکھاتا ہے اور جب دشمنوں کو پکڑتا ہے تو ان کی خاک اڑا دیتا ہے۔ یہی ہم دیکھتے آئے ہیں۔ پس سب احمدی صبر اور حوصلے سے کام لیں......

پس دعاؤں پر زور دیں، انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ وقت دُور نہیں کہ ان کے مکر ان پر ہی اُلٹ کر پڑیں گے۔ بہرحال تمام دنیا کے احمدی اپنے انڈونیشین اور پاکستانی بھائیوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور ان کی مشکلات دُور فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 13 جون 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 4 جولائی 2008ء)

پاکستان میں احمدیوں کے حالات آج کل بہت زیادہ خطرناک صورت حال اختیار کر رہے ہیں اس لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کی جان اور مال کو محفوظ رکھے اور ہر شر اور فتنہ سے ہر ایک کو بچائے۔ پاکستان کے احمدی پہلے بھی اپنے حالات دیکھ کر دعاؤں کی طرف توجہ کرتے ہیں لیکن اب پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ کریں اور دنیا کے احمدی بھی اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے دعا کریں۔

آجکل دیکھیں پاکستان میں افغانستان میں اور بعض دوسرے ممالک میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اب

گزشتہ دنوں کراچی میں ہی جو آگ لگی ہے وہ ان متاثرین کے لئے بلکہ پورے ملک کے لئے عَـذَابَ النَّـار ہی ہے اس آگ نے پوری ملک کی معیشت کو تباہ کردیا۔ صرف ایک شہر کی معیشت تباہ نہیں ہوئی۔ کھربوں کا نقصان ہوا۔ پس آگ کے جو عذاب ہیں وہ اس دنیا میں بھی انسان کے ساتھ ہیں اور اس کے لئے انسان کو پناہ مانگنی چاہئے اور اگر انسان تقویٰ سے عاری ہے، نیک اعمال نہیں۔ اللہ اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی نہیں۔ تو ایسے لوگوں کے لئے پھر اللہ تعالیٰ کے بڑے انذار ہیں۔ پس جب انسان دعا کرتا ہے تو حسنات مانگنے کے ساتھ فوراً تقویٰ کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ اپنے آپ کو ہر ایسے کام میں ملوث ہونے سے بچانے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے جس کے نتائج بُرے ہوں اور اس طرف بھی ہونی چاہئے کہ میں اپنے کسی مخفی گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی حسنہ سے محروم نہ رہ جاؤں۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 جنوری 2010ء)

آجکل پاکستان میں خاص طور پر مختلف طریقوں سے مخالفین کی یہ کوشش ہے کہ احمدی کسی طرح بھڑکیں اور ان کو نقصان پہنچانے کی جس حد تک ان کی کوشش ہوسکتی ہے کی جا رہی ہے۔ مختلف جگہوں پر منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ اس لئے بڑی احتیاط سے، بڑے محتاط طریقہ سے اس سب صورتحال کا سامنا کریں اور صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان حالات کا مقابلہ کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 16/اکتوبر 2009ء)

جو دعائیں ایک خاص حالت میں اور اضطراب سے کی جائیں وہ ایک ایسا رنگ لانے والی دعائیں ہوتی ہیں جو دنیا میں انقلاب برپا کردیا کرتی ہیں اور جن کو خداتعالیٰ کے راستہ میں امتحانوں اور ابتلاؤں سے گزرنا پڑ رہا ہو ان سے زیادہ خداتعالیٰ کو کون پیارا ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے لئے ساری تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ تم صبر اور دعا سے ان ابتلاؤں کو برداشت کرتے چلے جاؤ۔ ایک دن تم ہی زمین کے وارث کئے جانے والے ہو۔ پس آجکل کے یہ امتحان جن سے احمدی گزر رہے ہیں، جیسا کہ میں نے بتایا پاکستان میں خاص طور پر، یہ قربانیاں جو کر رہے ہیں یہ ضائع جانے والی نہیں ہیں۔ یہ قربانیاں جو احمدی کر رہے ہیں یہ آج نہیں تو کل انشاء اللہ ایک رنگ لانے والی ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ بغیر کسی شکوہ کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان امتحانوں سے گزرتے چلے جائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 23/اکتوبر 2009ء)

احمدی کی دُعاؤں سے دُنیا کی بقا ہے

احمدیت (۔) کے لئے قربانیاں کرنے والوں کیلئے دعائیں ہیں جماعت کی ترقی کیلئے دعائیں ہیں جن جگہوں پر ہیں اس ماحول اور معاشرے کے لئے دعائیں ہیں۔ ملک کے لئے دعائیں ہیں ایک مومن تبھی حقیقی مومن کہلاسکتا ہے جب جس ملک میں رہ رہا ہے جس کا شہری ہے اس کے لئے بھی دعا کر رہا ہو پس یہ سب فرائض ہیں جو ایک احمدی کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اور ان کی ادائیگی انتہائی ضروری ہے احمدیوں کی دعاؤں سے ہی دنیا کی بقا ہے انسانیت کی بقا ہے جنت کے راستوں کی طرف راہنمائی ہے۔

(خطبہ جمعہ یکم جنوری 2010ء الفضل انٹرنیشنل 22 جنوری 2010ء)

خداتعالیٰ کے آگے اضطراری رنگ میں جھکیں

آج کل پھر پاکستان میں احمدیوں کے جو حالات ہیں اور ایک لمبے عرصے سے یہ چل رہے ہیں ان کو اگر دور کرنا ہے تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو امن کی جگہ اور جائے پناہ سمجھ کر خالص ہو کر اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں جس سے یہ دور ہوسکیں اب تو بعض اور ممالک بھی شامل ہو گئے ہیں۔ مثلاً مصر ہے آج کل وہاں بھی احمدیوں پر تنگی وارد کی جارہی ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ خداتعالیٰ کے آگے اضطراری رنگ میں جھکا جائے۔

(الفضل 11 مئی 2010ء)

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

قربانیوں اور ابتلاؤں میں کامیابی کے راز پنہاں ہیں

28 مئی 2010ء کو جماعت احمدیہ لاہور کے 86 احباب (انصار و خدام) نے عین نماز جمعہ کے دوران اللہ کے گھروں میں عبادت کی حالت میں اپنی جانوں کے نذرانے اپنے جان آفریں مولائے حقیقی کے حضور پیش کرکے 122 سالہ تاریخ احمدیت کی سب سے بڑی اجتماعی جانی قربانی کا بے مثال اور لازوال نمونہ پیش کرکے تاریخ احمدیت کا ایک نیا اور روشن باب رقم کیا ہے۔ ہمارے ان پیاروں، دین حق کے جاں نثاروں، شمع خلافت کے پروانوں اور حضرت مسیح موعود کے شیر دل وفاداروں نے اپنے صدق وصفا اور ایمان و ایقان پر اپنے مقدس خون سے مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کُند ایں عاشقانِ پاک طینت را

حضرت مسیح موعود نے اپنے مرید اور رفیق حضرت سید عبداللطیف کی راہ حق میں حد درجہ استقامت اور غیر معمولی جرأت و بسالت کے ساتھ پیش کی جانے والی جانی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے مخلصین جماعت سے جس صدق اور وفا کی توقع فرمائی تھی، جماعت احمدیہ عالمگیر کے کروڑوں افراد کی نمائندگی کرتے ہوئے اہل وفا لاہور نے اپنے محبوب آقا کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوئے رضوان یار کو پالیا ہے اور ہزار ہا احمدی اس راہ پر چلنے کے لئے آمادہ اور تیار ہیں۔ یہ قربانیاں راہ حق کے مسافروں کا زادراہ ہوتی ہیں لہٰذا ہمیں ایسی آزمائشیں اپنی منزل سے قریب تر کرنے کا موجب بنیں گی اور ہم پوری اولوالعزمی، ثابت قدمی اور صبر واستقلال سے شاہراہ ترقی پر گامزن رہیں گے۔

راہ حق میں پیش آنے والے مشکل حالات، آزمائشوں اور ابتلاؤں میں کیا راز پنہاں ہے، ان کے تقاضے کیا ہیں اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور ترقی کے کیسے کیسے سامان ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی جماعتوں پر یہ اوقات ہمیشہ آئے اور درحقیقت یہی اوقات اس کے دعویٰ ایمان کے صدق اور کمال پر دلالت کرتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے صحابہؓ کو بھی سالہا سال تک ایسی تکالیف میں سے گزرنا پڑا جو انتہائی درد انگیز تھیں۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے دس صحابہؓ کی ایک جماعت ایک جگہ بھیجی مگر ان لوگوں نے جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے دھوکہ دے کر ان پر حملہ کردیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ اب اپنی جانوں پر کھیل جائیں گے۔ تو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے تم نیچے اتر آؤ۔ (وہ اس وقت ایک پہاڑی ٹیلے پر چڑھے ہوئے تھے) ان کے لیڈر نے کہا۔ میں ان کی باتوں پر اعتبار نہیں کرسکتا۔ یہ لوگ جھوٹے اور دھوکا باز ہیں۔ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ چنانچہ وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ مگر باقیوں نے سمجھا کہ جب یہ لوگ قسمیں کھا کھا کر کہہ رہیں کہ ہم کچھ نہیں کہیں گے تو ہمیں ان پر اعتبار کرتے ہوئے نیچے اتر آنا چاہئے۔ جب وہ نیچے اترے تو انہوں نے رسیاں باندھ کر انہیں گھسیٹنا شروع کردیا۔ اس پر ان لوگوں نے پھر مقابلہ کیا مگر وہ کیا کرسکتے تھے باقیوں کو تو انہوں نے مار دیا لیکن دو کو پکڑ کر مکہ لے گئے اور ان لوگوں کے ہاتھ میں انہیں بیچ دیا جن کے بعض آدمی مسلمانوں سے مارے گئے تھے ان میں سے ایک کو قتل کرنے سے پہلے مکہ کے لوگوں نے پوچھا کہ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اس وقت محمد رسول اللہ ﷺ تمہاری جگہ پر یہاں ہوتے اور تم اپنے بیوی بچوں میں مدینہ آرام سے بیٹھے ہوئے ہوتے۔ اس نے جواب دیا خدا کی قسم تم تو یہ کہتے ہو کہ میں مدینہ میں آرام سے بیٹھا ہوا ہوتا اور محمد رسول اللہ ﷺ یہاں میری جگہ ہوتے۔ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آرام سے بیٹھے ہوں اور آپ کے پاؤں میں کانٹا تک چبھے۔

پھر رسول کریم ﷺ کے پاس ایک دفعہ ایک قبیلہ کا رئیس آیا اور اس نے کہا میری قوم اسلام لانے کے لئے تیار ہے۔ آپ میرے ساتھ کچھ آدمی بھجوا دیں۔ وہ تو اپنی اس بات میں سچا تھا اور بعد میں ایمان بھی لے آیا مگر اس کی قوم نے غداری کی۔ رسول کریم ﷺ نے اس پر اعتبار کرتے ہوئے ستر حفاظ کا قافلہ اس کی قوم کی طرف روانہ کردیا۔ جب وہ اس قبیلہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس رئیس کے بھتیجے کے پاس ایک آدمی کے ذریعہ پیغام بھجوا دیا کہ ہم لوگ آ گئے ہیں۔ اب ہمیں بتایا جائے کہ ہمارا کیا کام ہوگا۔ اس نے ان کے سردار کو بلوایا اور جب وہ ان سے باتیں کر رہا تھا۔ اس رئیس نے ایک شخص کو اشارہ کیا جس نے پیچھے سے اس صحابیؓ کی گردن میں نیزہ مارا اور وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔ جب اسے نیزہ لگا۔ تو تاریخ میں لکھا ہے کہ اس نے نعرہ لگایا اور کہا فزت و رب الکعبۃ۔ کعبہ کے رب کی قسم میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا پھر وہ اکٹھے ہو کر تمام صحابہؓ پر ٹوٹ پڑے۔ انہی لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ کا وہ غلام بھی تھا جو ہجرت کے وقت رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا جب ہزاروں آدمیوں کے ہجوم نے ان ستر صحابہؓ پر حملہ کردیا تو یہ لازمی بات تھی کہ انہوں نے مارا جانا تھا۔ چنانچہ وہ سارے کے سارے وہیں قتل ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بھی ہتھیار نہ ڈالا۔ یکے بعد دیگرے جب وہ لوگ مرتے یا کسی کو خنجر لگتا یا تلوار سے کسی کا سر کٹتا تو یہی الفاظ اس کی زبان پر ہوتے کہ فزت و رب الکعبۃ خدائے کعبہ کی قسم میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں اسلام سے واقف نہیں تھا۔ میں باہر سے آیا تھا اور قبیلہ والوں کے ساتھ مل کر لڑائی میں شامل ہوگیا تھا میں نے جب دیکھا کہ یہ لوگ مرتے وقت بجائے یہ کہنے کے کہ ہائے اماں یا ہائے ابا یہ کہتے ہیں کہ فزت ورب الکعبۃ۔ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہوگیا تو مجھے حیرت آئی کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ کیا موت میں کامیابی ہوا کرتی ہے؟ آخر میں نے ایک شخص سے اس بارہ میں پوچھا۔ اس نے کہا تم مسلمانوں کو نہیں جانتے یہ ایسے ہی پاگل ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں مارا جاتا ہے وہ سب سے زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ چونکہ اس کے دل میں نیکی تھی وہ کہتا ہے میں نے جب یہ بات سنی تو سمجھا کہ اس میں ضرور کوئی راز ہے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ میں نے اسلام کی تحقیق کی اور میں بھی رسول کریم ﷺ پر ایمان لے آیا۔ غرض یکے بعد دیگرے ان لوگوں نے موت کو قبول کیا اور موت میں ہی اپنی ساری کامیابی سمجھی۔ یہی چیز تھی جس کی وجہ سے وہ قلیل ترین عرصہ میں ساری دنیا پر غالب آ گئے اور ایسی شان سے

غالب آئے کہ اس کی مثال پہلی کسی قوم میں نہیں ملتی۔ پھر دیکھو مصائب کا یہ سلسلہ جلدی ختم نہیں ہو گیا بلکہ ایک لمبے عرصے تک جاری رہا۔ خلافت قائم ہوئی تو حضرت عمرؓ شہید ہوئے۔ حضرت عثمانؓ شہید ہوئے۔ حضرت علیؓ شہید ہوئے اور کربلا کے میدان میں تو رسول کریم ﷺ کا قریباً سارا خاندان ہی شہید ہو گیا۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ابتلاء صرف ابتدائی زمانہ میں آتے ہیں۔ ترقی کے زمانہ میں ابتلاؤں کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ مگر یہ درست نہیں انبیاء کی جماعتوں کی ترقی اور ابتلاء یہ دو توام بھائی ہیں جو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ابتدائی سے ابتدائی زمانہ میں بھی ابتلاء آتے ہیں اور ترقی کے انتہائی زمانہ میں بھی ابتلاء آتے ہیں۔ اس طرح ابتداء سے انتہا تک ابتلاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جب نبی ایک منفرد وجود ہوتا ہے اس پر صرف ایک یا دو آدمی ایمان لانے والے ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی ابتلاء آتے ہیں اور انتہائی عروج کے وقت جب سلسلہ کو ترقی پر ترقی حاصل ہو رہی ہوتی ہے اس وقت بھی ابتلاء آتے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کو پہلے دن بھی مصائب و مشکلات میں سے گزرنا پڑا اور آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو مختلف قسم کے ابتلاء پیش آئے اور اس کے بعد جب ترقیات کا زمانہ آیا اس وقت بھی ان ابتلاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ نہیں ہوا کہ رسول کریم ﷺ اپنی زندگی میں کسی دن اس خیال کے ساتھ سوئے ہوں کہ اب تمام مشکلات پر قابو پا لیا گیا ہے اور وہ تمام مسائل جو مسلمانوں کی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتے تھے حل ہو چکے ہیں۔ نہ حضرت ابوبکرؓ نے کبھی ایسا خیال کیا۔ نہ حضرت عمرؓ نے کبھی ایسا خیال کیا۔ نہ حضرت عثمانؓ نے کبھی ایسا خیال کیا۔............ یہ چیزیں الٰہی سلسلوں کے ساتھ وابستہ ہیں اور کبھی کوئی روحانی جماعت ان کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کی نوعیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے............ یعنی ہم ضرور تم کو کسی قدر خوف اور بھوک اور اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور اے ہمارے رسول تو ان لوگوں کو جو ان ابتلاؤں کے اوقات میں اپنے راستہ سے ہٹیں نہیں اور مضبوطی سے دین کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں ہماری طرف سے بشارت اور خوشخبری دے دے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ غرض جب تک کوئی قوم مرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ وہ زندہ نہیں ہو سکتی کیونکہ زندگی موت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک دانہ مٹی میں نہیں ملتا شگوفہ نہیں نکلتا۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک رحم کی تاریکیوں میں سے نہیں گزرتا۔ اسی طرح کوئی قوم بھی ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ ایک موت اختیار نہ کرے۔

ہماری جماعت میں سے بھی بعض لوگ اس سلسلہ میں داخل ہونے کی وجہ سے کابل میں (۔) کئے گئے اور بعض کو اپنے وطن چھوڑنے پڑے لیکن انہوں نے صداقت کو نہ چھپایا اور ایسا تو شاید ہی کوئی انسان ہو جس کو کسی قسم کا بھی دکھ نہ دیا گیا ہو۔ اگر اور کچھ نہیں تو فتویٰ کفر کے ذریعہ اسے ڈرانے کی ضرور کوشش کی گئی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو پہلے ابتلاؤں کے دریاؤں میں سے گزارتا ہے تب انہیں اپنے قرب سے مشرف کرتا ہے۔ یہ بزدلوں اور منافقوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ مصائب کے آنے پر گھبرا جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کے ابتداء میں ہی منافق کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ ٹھہر جاتا ہے اور جب آرام اور راحت کا وقت آتا ہے تو چل پڑتا ہے۔ مومن وہ ہوتا ہے جو مصائب کے وقت اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ غزوۂ احزاب کے موقعہ پر جب مسلمانوں سے کہا گیا کہ لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ تمہیں مارنے کی فکر میں ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔............ (احزاب آیت: 23) یعنی یہ تو وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ ان لشکروں سے ہمارے ایمان متزلزل کیوں ہوں گے۔ وہ تو اور بھی بڑھیں گے اور ترقی کریں گے۔ پس ایسے امور سے مومنوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مدارج کو بلند کرنے کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ ہم میں سے کون ہے جس نے ایک دن مرنا نہیں۔ مگر ایک موت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ طبعی موت ہوتی ہے اور دوسری موت کے متعلق فرماتا ہے کہ ایسے مرنے والے ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں۔ بلکہ فرماتا ہے۔ تم ان کو مردہ مت کہو۔ وہ زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو رزق مل رہا ہے۔ یعنی ان کی روحانی ترقیات کے سامان متواتر ہوتے چلے جائیں گے۔ دشمن تو یہی چاہتا ہے کہ وہ مومنوں کو مٹا دے اور انہیں غمگین بنا دے مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ انہیں مارا جاتا ہے تو یہ اور بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں خدا نے ہماری ترقی کے کیسے سامان پیدا کئے ہیں۔............ تو بات یہ ہے کہ جب دشمن دیکھتا ہے کہ یہ لوگ موت سے ڈرتے ہیں تو کہتا ہے آؤ ہم انہیں ڈرائیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ شیطان اپنے اولیاء کو ڈراتا ہے۔ پس جب کوئی شخص ڈرتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ شیطانی آدمی ہے لیکن اگر وہ ڈرتا نہیں بلکہ ان حملوں اور تکالیف کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے اور کہتا ہے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے یہ عزت کا مقام عطا فرمایا ہے اور اس نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں اس کی خاطر مار کھا رہا ہوں تو دشمن مرعوب ہو جاتا ہے اور آخر اس کے دل میں ندامت ہونے پیدا ہو جاتی ہے حضرت مسیح موعود کو بھی اللہ تعالیٰ نے متواتر بتایا کہ جماعت احمدیہ کو بھی ویسی ہی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ جیسی پہلے (۔) کی جماعتوں کو کرنی پڑیں۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 579 تا 583)

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

جماعت احمدیہ کا احسان

کارکنان سلسلہ کو پہلے سے بڑھ کر قربانی کا نمونہ دکھانا چاہئے

ایک بزرگ نے ایک مجلس میں برسبیل تذکرہ بیان فرمایا کہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم ہسپتال سے علاج و ادویات کی مفت سہولت ہونے کے باوجود کبھی کبھی بازار میں قائم فارمیسی کی دکان سے اپنی جیب سے بھی ادویات خرید کر استعمال کیا کرتے تھے۔ خاکسار نے خود بھی محترم میر صاحب کو 'الکیمسٹ' نامی دکان سے ادویات خریدتے دیکھا ہے۔ یوں بازار سے ادویات خرید کر استعمال کرنے کی وجہ محترم میر صاحب یہ بیان فرماتے تھے کہ اس طرح یہ احساس زندہ رہتا ہے کہ جماعت اپنے کارکنان کے لئے کس قدر زرکثیر خرچ کر کے علاج معالجہ کا انتظام کرتی ہے۔ شکر گزاری اور احسان مندی کے پاکیزہ جذبات کو اپنے دل میں ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے محترم میر صاحب کا یہ ایک نہایت سبق آموز اور قیمتی نسخہ ہے۔ ہمارے ساتھی کارکنان کو گاہے بگاہے اسے بھی آزمانا چاہئے۔

یہ اس زمانہ کی بات ہے جب خاکسار سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے نظام تعلیم سے وابستہ تھا اور احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپور میں خدمت کی توفیق پا رہا تھا اور خاکسار کے والد محترم مولانا محمد منور صاحب ان دنوں ربوہ میں مقیم تھے۔ ابا جان ایک دفعہ بیمار ہوئے تو ہماری بیٹی عزیزہ عابدہ صدیقہ (حال امریکہ) نے مجھے اطلاع دی کہ دادا جان آج کل بیمار ہیں۔ یہ خبر ملنے پر خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں درخواست دعا کا عریضہ بھجوایا۔ پیارے آقا نے دعا کے ساتھ ساتھ یہ تدبیر بھی فرمائی کہ اس وقت کے ناظر صاحب امور عامہ کو ہدایت فرمائی کہ مولانا محمد منور صاحب کا علاج توجہ سے کروایا جائے۔ مکرم ناظر صاحب نے ایڈمنسٹریٹر صاحب فضل عمر ہسپتال کو اس بارہ میں ارشاد فرمایا اور فضل عمر ہسپتال ربوہ سے مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے ہمارے گھر فیکٹری ایریا جا کر ابا جان کا معائنہ کیا اور ادویات تجویز کیں۔ ابا جان اکثر حضرت خلیفۃ المسیح کے اس احسان کو یاد کر کے آبدیدہ ہو جاتے تھے اور اسے حضور انور کی ذرہ نوازی قرار دیتے تھے۔

ہم پر جماعت کے ان احسانوں کا سلسلہ نسل در نسل جاری ہے اور گزشتہ سال 26 مئی 2009ء کو مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب نے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خاکسار کی ایک 70% بند شریان Stent ڈال کر کھول دی۔ صرف اسی پر بس نہیں۔ چند ہفتے پہلے جب خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ نے چیک اپ کروایا تو ان کی دو شریانیں بند نکلیں۔ ایک 85% دوسری 60% جس دن اینجیو گرافی ہوئی محترم ڈاکٹر نوری صاحب نے اس شام 11 مارچ 2010ء کو دو Stent ڈال دئے اور یوں لاکھوں کا علاج ہمیں مفت میسر آ گیا جو جماعت احمدیہ کا احسان اور برکت ہے۔

آج کے اس خود غرضی اور نفسانفسی کے دور میں جماعت احمدیہ کو خلافت حقہ احمدیہ کی برکت سے خدمت انسانیت کا یہ عظیم الشان کام سرانجام دینے کی توفیق مل رہی ہے جس سے اپنے اور پرائے سبھی فیضیاب ہو رہے ہیں۔

ان احسانات کے شکر کا ایک عملی طریق یہ ہے کہ ہم کارکنان سلسلہ جو اس چشمہ سے فیضیاب ہوتے ہیں اور مسلسل فیضیاب ہوتے ہیں ہمیں ان احسانات کے بدلے میں پہلے سے بڑھ کر جماعت کے لئے قربانی، خدمت اور فدائیت کا نمونہ دکھانا چاہئے کہ یہی ہمارے مذہب کی تعلیم ہے۔ احسان کا بدلہ نیکی اور احسان سے ہی دیا جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اپنے شکر گزار بندے بننے کی توفیق دے۔ آمین

قرآن پڑھو

حضرت ابوامامہ باہلی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع کے طور پر آئے گا۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب فضل قراءۃ القرآن حدیث نمبر 1337)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ پاکستان)

مکرم اظہر احمد بزمی صاحب

مورخ احمدیت

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد سے وابستہ چند یادیں

حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد بلاشبہ ایسی تاریخ ساز ہستیوں میں سے تھے جن کے ساتھ ذاتی تعلق اور تعارف کسی اعزاز سے کم نہیں۔

حضرت مولانا صاحب سے خاکسار کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب 1992ء میں مربیان کے ریفریشر کورس کے سلسلے میں مرکز سلسلہ ربوہ حاضر ہوا۔ خلافت لائبریری میں ہماری کلاس ہوتی تھی۔ صبح کے وقت، میں خلافت لائبریری کے دروازے کے قریب کھڑا تھا کہ اچانک حضرت مولوی صاحب سے سامنا ہوگیا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ تو فرمانے لگے، کیا نام ہے آپ کا؟ میں نے عرض کر دیا۔ فرمانے لگے آپ مربی ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ جی! فرمانے لگے۔ اپنے لباس کا خیال رکھا کریں۔ یہ فرما کر آپ اپنے کمرۂ کار میں تشریف لے گئے اور میں اپنے بغیر استری سلوٹ زدہ کپڑوں اور ٹوپی کو دیکھتا رہا جو میرے سر کی بجائے میرے ہاتھ میں تھی۔ دو دن کے بعد دوبارہ سلام کرنے کی جرأت کی تو نہایت شفقت سے فرمانے لگے۔ اس دن اگر میری بات سے تکلیف پہنچی ہو تو معذرت! مگر یہ یاد رکھیں کہ مربی عوام الناس میں سے نہیں۔ چلتے پھرتے فرق محسوس ہونا چاہئے کہ وہ سلطان القلم کا سلطان نصیر ہے۔ میں دل ہی دل میں شرمندہ ہوا اور درخواست دعا کر کے رخصت چاہی تو فرمایا۔ جب مرکز سلسلہ آئیں تو ملا کریں۔ یوں حضرت مولوی صاحب سے خاکسار کا تعارف ہوا اور اس کے بعد خاکسار جب مرکز سلسلہ آتا حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں سلام کے لئے ضرور حاضر ہوتا اور حضرت مولوی صاحب سے میدان عمل کے متعلق ہدایات سننے کا موقع بھی میسر آ جاتا۔ آپ ہر ملاقات میں پوچھتے کہ اب تقرری کہاں ہے اور وہاں کس کس مسلک کے لوگ ہیں اور کوئی بڑی لائبریری موجود ہے یا نہیں۔ حسن اتفاق سے خاکسار کے دونوں نکاحوں کا اعلان بھی حضرت مولوی صاحب نے ہی فرمایا ہے۔ پہلی شادی سے اولاد نہ ہونے کی وجہ سے جب 26 مئی 2002ء کو عقد ثانی کا مشکل فیصلہ کرنا پڑا تو دفتر انصار اللہ کے لان میں مکرمی و محترمی سید عبدالحی شاہ صاحب کی خصوصی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (بحیثیت ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) رخصتانے کی دعا اور ذرہ نوازی کے لئے تشریف فرما تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے نکاح کا اعلان فرمایا اور اس کے بعد مجھے مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بہت بابرکت فرمائے اور اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ اس شادی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نہایت خوبصورت اور ذہین ایک بیٹا اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ جس پر خدائے تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

سکردو تقرری کے کچھ عرصہ بعد جب خاکسار ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے تفصیلی حالات دریافت فرمائے اور خاکسار کی توقع کے برعکس مصروفیت کے باوجود کافی وقت دیا اور فرمانے لگے کہ آپ شعر و شاعری سے شغف رکھتے ہیں۔ ادبی تنظیموں سے روابط بڑھائیں مگر احتیاط سے قدم رکھیں اور پھر ذاتی تجربات اور رابطہ کرنے کے مختلف طریقوں پر گفتگو فرمائی۔ چنانچہ آپ کی اس ہدایت کے پیش نظر خاکسار نے سکردو میں معروف ادبی تنظیم ''بہار ادب'' اور ''بزم علم و فن سکردو'' کے منتظمین سے رابطوں کا سلسلہ شروع کیا جو بہت مفید رہا اور دونوں تنظیموں کے تحت ہونے والے مشاعروں اور ادبی سیمیناروں کے باقاعدہ دعوت نامے ملنا شروع ہوئے اور صاحب علم لوگوں سے بات کرنے کے مواقع پیدا ہوئے۔

جب چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی کا شعری مجموعہ ''اشکوں کے چراغ'' شائع ہوا۔ تو خاکسار نے محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت کے ذریعے اس کی چند کاپیاں منگوا کر سخن فہم دوستوں کو تحفۃً پیش کیں اور ہمارے محسن دوست جناب پروفیسر حشمت علی کمال صاحب الہامی نے اس شعری مجموعے پر تفصیلی تبصرہ تحریر فرمایا جس میں کتاب کا نام عطا فرمانے کے سلسلے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بطور خاص ذکر کیا۔ جو دو قسطوں میں K-2 اخبار میں شائع ہوا۔ جسے بعد میں روزنامہ الفضل نے بھی اپنے صفحات میں جگہ دی اور خاکسار نے یہ تبصرہ بصورت اخباری تراشہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا ارسال کیا۔ جس کے جواب میں حضور انور کے خاکسار کے نام خط میں جناب پروفیسر حشمت علی کمال صاحب الہامی کے لئے السلام علیکم کا تحفہ بھجوایا گیا۔ جب حضرت مولوی صاحب سے فون پر اس امر کا تذکرہ ہوا تو جوش سے فرمانے لگے۔ مولانا، اب تک مجھے وہ تبصرہ کیوں نہیں بھجوایا۔ خاکسار نے بذریعہ کوریئر فوراً ارسال کر دیا۔

گویہ تبصرہ آپ کے حکم پر بھجوایا گیا تھا۔ مگر پھر بھی وصول ہونے پر آپ نے خاکسار کے نام خط مورخہ 7/اپریل 2007ء میں جو طرز تحریر اختیار فرمایا۔ اسے پڑھ کر اپنی کم مائیگی پر خجالت بھی محسوس ہوئی اور حوصلہ افزائی بھی ہوئی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

''نہایت قیمتی تراشہ ابھی موصول ہوا اور دل سے آپ کی ذرہ نوازی کو دیکھ کر بہت دعا نکلی۔ تاریخ کے لئے اسے ریکارڈ خاص میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔ امید ہے آئندہ بھی یہ قلمی مجاہدہ جاری رکھ کر ممنون احسان فرمائیں گے۔ سکردو میں نور بخشی فرقہ کو خاص اہمیت حاصل ہے کیا ان کا کوئی مستند لٹریچر مہیا فرمایا جا سکتا ہے۔ بانی فرقہ کی عربی کتاب ''مشجر الاولیاء'' میرے پاس موجود ہے۔ نئی مستند کتاب اگر شائع ہوئی ہو اور سلسلہ کے لئے مفید بھی ہو وہ درکار ہے۔''

''مشجر الاولیاء'' وہ کتاب ہے جو خود نور بخشی مسلک کے اکثر اہل علم افراد کے پاس بھی موجود نہیں اور انتہائی کوشش اور تلاش کے باوجود ہمیں سکردو میں بھی نہیں مل سکی۔ جبکہ حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کے پاس موجود ہے۔ جب فون پر خاکسار نے خط کی رسیدگی کی اطلاع دی تو فرمانے لگے میں تو چاہتا تھا کہ آپ بھی اخبارات و رسائل میں لکھیں۔ خاکسار نے ان کی اس خواہش کو حکم سمجھ کر ماہنامہ ''انڈس'' میں قسط وار مضمون ''جس بلتستان کو میں نے دیکھا'' کے عنوان سے لکھنا شروع کیا تو آپ نے بے حد خوشی کا اظہار فرمایا اور پہلی قسط کے چھپنے پر فون کر کے مجھے مبارکباد دی اور بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔ خاکسار باقاعدگی سے ماہنامہ ''انڈس'' کے شمارے آپ کی خدمت میں بھجواتا رہا اور پھر ہر ماہ شمارہ ملنے پر فون کر کے راہنمائی اور حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ جب 2008ء کا محرم نمبر بھجوایا تو آپ جذبات سے لبریز ہو گئے۔ آپ کی رگ حمیّت پھڑک اٹھی اور آپ نے خاکسار کے نام مورخہ 23 فروری 2009ء کے خط میں تحریر فرمایا وہ آپ کے عظیم عاشق رسولؐ ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ فرماتے ہیں۔

''حق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مکی و مدنی زندگی کا ایک ایک لمحہ کربلا تھا۔

کس قدر صدمے اٹھائے ہیں ہمارے واسطے
قلبِ پاکِ رحمۃ للعالمین سے پوچھیے

خاکسار حضرت مولوی صاحب سے ہونے والی آخری ملاقات کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ مارچ 2009ء میں جب میں مجلس مشاورت کے سلسلے میں مرکز سلسلہ حاضر ہوا۔ تو کچھ دن کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کو فون کر کے خیریت دریافت کرنا چاہی اور ساتھ عرض کیا کہ ربوہ میں ہوں۔ فرمانے لگے کتنے دنوں سے۔ میں نے عرض کیا آئے ہوئے پانچ دن ہو گئے ہیں تو مولوی صاحب نے فرمایا۔ ملنے کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کیا کہ پہلے تین دن مجلس مشاورت کے تھے اور اب ''حقیقۃ الوحی'' کی پروف ریڈنگ کے سلسلے میں کچھ خدمت کا موقع ملا ہوا ہے۔ صبح آٹھ بجے بیت المبارک چلا جاتا ہوں اور رات گئے لوٹتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب قدرے بلند آواز سے فرمانے لگے۔ آپ مجھ سے زیادہ مصروف ہیں؟ مولانا! بہانے نہ کریں ملنے کے لئے آئیں۔ چنانچہ میں ملنے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ ناسازئ طبع کے باوجود کھڑے ہو کر خاکسار کو گلے لگایا اور دیر تک رسالوں کی ترسیل پر بار بار شکریہ اور حوصلہ افزائی فرماتے رہے اور پھر اپنی تازہ ترین کتاب ''برطانوی پلان اور ایک فرضی کہانی'' کی دو درجن کاپیاں عطا فرمائیں اور ساتھ تاکید فرمائی کہ اس بظاہر چھوٹی سی کتاب کے اہم اور قیمتی حوالوں کے لئے میں نے بہت محنت کی ہے اور آپ واحد مربی ہیں جنہیں میں اس کی دو درجن کاپیاں دے رہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ یہ کتاب صرف ان خواص کو دیں گے جن کی ذاتی لائبریریاں ہوں اور وہ کتاب کی حرمت سے واقف ہوں۔ کتاب کی تقسیم میں بے شک زیادہ وقت لگ جائے مگر کتاب ضائع نہ ہو۔

خاکسار بارامانت لئے روانہ ہوا تو حضرت مولوی صاحب نے ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ آپ ہمیشہ خاکسار کو بڑے پیار سے مولانا کہہ کر مخاطب ہوتے۔ آپ کے دل میں خاص طور پر دعوت الی اللہ کے لئے جو جذبہ تھا وہ ہزاروں داعیان الی اللہ کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ جہاں کسی کو دعوت الی اللہ کی کوشش کرتے ہوئے دیکھتے فوراً علمی اور ذہنی راہنمائی کے لئے تیار ہو جاتے۔ آپ کی رحلت سے انتہائی صدمہ ہوا۔ نہ جانے کتنے ہم جیسے ناتجربہ کار لوگ آپ کی راہنمائی سے زندگی پا رہے تھے۔ جو آپ کے دارفانی سے کوچ کر جانے کے بعد ایک شفیق اور تجربہ کار راہنما سے محروم ہو گئے ہیں۔ خاکسار کے لئے حضرت مولوی صاحب کی شخصیت اور مقام و مرتبہ پر قلم اٹھانا ممکن نہیں۔ صرف یہ عرض کروں گا جو ایک عرب شاعر نے کسی قبیلے کے سردار کی وفات پر کہا تھا۔

ما كنت احسب قبل دفنك فى السرا
ان الكواكب فى التراب تغور

ترجمہ: اے معزز شخص! تیری وفات سے قبل میں نے کبھی گمان بھی نہیں کیا تھا کہ کبھی ستارے بھی زمین کے اندر چھپ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو کروٹ کروٹ سکون نصیب فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم عبدالخالق چوہدری صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

28 مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں ہونے والی دہشت گردی کے نتیجے میں میرے دو نواسے منیب اکمل عمر 11 سال اور ادیب اکمل عمر 12 سال زخمی ہو گئے تھے۔ احباب جماعت نے ہمدردی سے تیمارداری بھی کی اور دعاؤں میں بھی یاد رکھا۔ خدا ان سب کو اس کا اجر دے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام زخمیوں کو جلد از جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے اور احمدیوں کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرمہ آصفہ بلال صاحبہ ٹیچر بیوت الحمد ہائی سکول ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم عبدالشکور خان صاحب مورخہ 28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور میں بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں زخمی ہوئے تھے اور اس وقت کمر درد اور کمزوری سے دوچار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے والد محترم کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے عزیز دوست مکرم خواجہ محمد سلطان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ دارالذکر لاہور میں مورخہ 28 مئی 2010ء کے سانحہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے سروسز ہسپتال لاہور میں داخل رہنے کے بعد اب فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سرجیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ دائیں ٹانگ کا زخم کافی گہرا ہے ہڈی فریکچر ہے زخم پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔ درد کی بھی شکایت ہے۔

اسی طرح مکرم محمد سجاد اقبال صاحب ابن مکرم چوہدری نظام الدین صاحب سجاد کریانہ سٹور باب الابواب ربوہ کا مورخہ 27 جون 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

نیز عزیزم ارسلان احمد مظہر ابن مکرم محمد احمد مظہر صاحب باب الابواب ربوہ کا اپنڈیکس کا آپریشن چند دن قبل فضل عمر ہسپتال میں ہوا تھا عزیزم اب گھر آ گیا ہے۔ ٹانکے وغیرہ ابھی تک نہیں کھولے گئے۔

احباب جماعت سے ہر سہ احباب کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سالانہ تقریب آمین

(مسرور اکیڈمی صادق پور ضلع عمرکوٹ)

❁ مکرم عبدالمجید زاہد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کی زیر نگرانی قائم مسرور اکیڈمی صادق پور کے 15 بچوں کی تقریب آمین مورخہ 16 جون 2010ء کو زیر صدارت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب واہلہ امیر ضلع عمرکوٹ منعقد ہوئی تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم طاہر احمد بلوچ صاحب معلم نظارت تعلیم نے رپورٹ پیش کی۔ بعد اس کے مکرم سعید اللہ کمال صاحب کارکن نظارت تعلیم نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے والے طلباء و طالبات سے قرآن مجید سنا۔ اور بچوں کو نصائح کیں۔ آخر میں محترم امیر صاحب ضلع نے نظارت تعلیم کی طرف سے قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کرنے والے، دس سورتیں یاد کرنے والے اور چالیس احادیث یاد کرنے والے طلباء و طالبات کو انعامات تقسیم کئے اس طرح محترم امیر صاحب ضلع نے بھی طلباء طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے نقد انعامات دیئے۔ احباب نے اس تقریب میں شامل ہو کر بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔ محترم امیر صاحب ضلع نے اپنے خطاب میں دعا کی اہمیت بیان کی۔ دعا کے ساتھ اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا اس کے بعد تمام شاملین کو کھانا دیا گیا۔

تقریب آمین

❁ مکرم رانا عبدالغفور خاں صاحب سیکرٹری امور خارجہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے عزیزم عدنان احمد واقف نو ابن مکرم حافظ عبدالمتین خاں صاحب اور نواسی حانیہ شمیم واقفہ نو بنت مکرم رانا شمیم پرویز صاحب نے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 3 مئی 2010ء کو تقریب آمین ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے تشریف لا کر بچوں سے قرآن مجید سنا اور دعا کرائی۔ بچے حضرت رانا غلام قادر خاں صاحب اور حضرت رانا نواب خاں صاحب رفقائے حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کریم کے نور سے منور رکھے اور اس نور کو پھیلانے والے ہوں۔ آمین

ولادت

❁ مکرم ظفر اقبال ڈوگر صاحب ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم انصر اقبال ڈوگر صاحب کو مورخہ 18 جون 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام جری اللہ اقبال تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ملک محمد یوسف صاحب مرحوم آف کوٹ ملک رحمت خان سانگلہ ہل کا نواسہ اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ڈوگر مرحوم آف عہدی پور ضلع نارووال کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی پاکیزہ زندگی عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مجید احمد طاہر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم خلیل احمد چوہدری صاحب ابن حضرت مولوی عطا محمد صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود 25 مئی 2010ء کو بعمر 85 سال وفات پا گئے۔ مرحوم 1960ء کی دہائی سے ٹورانٹو کینیڈا میں مقیم تھے۔ مختلف جماعتی خدمات کی سعادت پائی۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم مرزا محمد افضل صاحب نے پڑھائی۔ تدفین 28 مئی 2010ء کو احمدیہ قبرستان کینیڈا میں ہوئی۔ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

❁ مکرم ڈاکٹر حامد حسن صاحب راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ سعیدہ محمود صاحبہ زوجہ مکرم لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمود الحسن صاحب مورخہ 31 مئی 2010ء کو سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں کچھ عرصہ بیمار رہ کر قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ انہوں نے جس تحمل اور بردباری سے اپنی بیماری کو برداشت کیا وہ لائق تحسین ہے۔ مرحومہ راست باز، اخلاق حسنہ کی پیکر، غریب نواز اور کار ہائے خیر میں آگے آگے رہتی تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا خاکسار، دو بیٹیاں مکرمہ ڈاکٹر عائشہ حسن صاحبہ، اور مکرمہ کرنل صباحت حسن صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ جن عزیز و اقرباء اور دوستوں نے اندرون ملک یا بیرون ملک سے ہمارے غم کو کم کرنے کیلئے تعزیت فرمائی ہم ان سب کے تہ دل سے ممنون ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم سے نوازے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار نے مورخہ 11 جون 2010ء کو مکرم اشفاق احمد صاحب ولد مکرم محمد اقبال بھٹی صاحب آف چک 126 ر۔ب پہاڑنگ کے نکاح کا اعلان محترمہ سمیرا یاسمین صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب آف مٹھہ ٹوانہ ضلع خوشاب کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم ملک محمد یوسف صاحب کارکن دفتر وصیت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پیاری بیٹی مکرمہ سدرہ نورین صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ نے مکرم احمد عثمان علی صاحب ابن مکرم منصور احمد جاوید صاحب آف جرمنی کے ہمراہ مبلغ 7 ہزار یورو حق مہر پر مورخہ 15 جون 2010ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر کیا۔ مکرمہ سدرہ نورین صاحبہ محترم حافظ ملک احمد خان صاحب مرحوم کی پوتی اور چوہدری اللہ دتہ چیمہ صاحب مرحوم 30/11L ضلع ساہیوال کی نواسی ہیں۔ نیز مکرم احمد عثمان علی صاحب مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی صاحب باجوہ مرحوم کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو خاندانوں کیلئے اس رشتہ کے بابرکت اور بابرگ و بار ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تلاش گمشدہ اور درخواست دعا

❁ مکرم احمد زکریا صاحب ولد مکرم محمد یوسف صاحب ساکن دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو محترمہ رضیہ صاحبہ بیوہ مکرم شفاقت علی صاحب ساکن لاہور بچوں کے ساتھ اپنی بہن کو ملنے ڈسکہ گئی ہوئی تھیں۔ موصوفہ کا بیٹا مکرم علی رضا صاحب بعمر 16 سال مورخہ 21 جون کو ڈسکہ سے لاپتہ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور جلد واپسی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

❁ مکرم ایاز احمد صاحب ولد خادم محمود انور صاحب وصیت نمبر 35932 نے مکان 4/5 محلہ دارالبرکات ربوہ سے مورخہ 10 نومبر 2003ء کو وصیت کی تھی۔ جون 2005ء کے بعد سے ان کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر یہ خود یا ان کے عزیز یہ اعلان پڑھیں تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خبریں

بجلی کی قیمتوں میں 6 . 7فیصد اضافہ

حکومت نے آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدہ کے تحت بجلی کے نرخوں میں 7.6فیصد فی یونٹ اضافہ کر دیا ہے۔ وزارت پانی وبجلی کے جاری کردہ نوٹیفیکیشن کے مطابق بجلی کے نرخوں میں اضافہ یکم جولائی سے لاگو ہوگا۔ موجودہ اضافے سے سو یونٹ تک بجلی استعمال کرنے والے صارفین کے لئے 29 پیسے فی یونٹ، ایک سو ایک سے 300 یونٹ تک کے صارفین کیلئے 44 پیسے، 301 سے 700 یونٹ تک صارفین کیلئے 72 پیسے اور سات سو سے زائد یونٹس استعمال کرنے والے صارفین کیلئے فی یونٹ نرخ میں 90 پیسے اضافہ کیا گیا ہے۔ اس سے قبل حکومت بجلی کے نرخوں میں یکم اکتوبر 2009ء کو 6.4 فیصد جبکہ یکم جنوری 2010ء کو 12 فیصد اضافہ کر چکی ہے۔

ڈیزل 4.14 اور پٹرول 1.09 روپے فی لٹر سستا ہوگیا

آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) نے یکم جولائی سے پٹرول مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا اعلان کیا ہے۔ ترجمان اوگرا کے مطابق پٹرول کی قیمت میں ایک روپیہ نو پیسے کمی کی گئی ہے جس کے بعد پٹرول کی نئی قیمت 67.95 روپے فی لٹر ہوگئی ہے۔ ڈیزل کی نئی قیمت 4 روپے 14 پیسے کی کمی کے ساتھ 71.98 روپے فی لٹر ہوگئی۔ ترجمان کے مطابق مٹی کے تیل میں گیارہ پیسے کی کمی کے بعد نئی قیمت 65 روپے 38 پیسے ہوگئی۔ لائٹ ڈیزل 95 پیسے فی لٹر کی کمی کے ساتھ 61 روپے 66 پیسے اور ایچ او بی سی کی قیمت 43 پیسے فی لٹر کی کمی کے بعد 80 روپے 61 پیسے فی لٹر ہوگئی ہے۔

کچی آبادیوں کو مستقل کرنے کا عمل تیز کرنے کی منظوری

وفاقی کابینہ کے اجلاس میں کابینہ نے ملک بھر میں کچی آبادیوں کو مستقل کرنے کا عمل تیز کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ جبکہ پاکستان کاٹیج بل، بائیولوجیکل اینڈ ٹاکسن وپین کنونشن بل اور کیپیٹل یونیورسٹی آف سائنس وٹیکنالوجی بل کی بھی منظوری دے گئی۔

پنجاب کا چشمہ جہلم لنک کینال کھولنے کا مطالبہ مسترد

انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) نے چشمہ جہلم لنک کینال کھولنے کے پنجاب کے مطالبے کو کثرت رائے سے مسترد کر دیا، چشمہ جہلم لنک کینال کھولنے کی بلوچستان اور وفاق کے نمائندوں نے مخالفت کی جبکہ سندھ کے روزانہ پانی کی فراہمی کے کوٹے میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 28 مئی 2010ء کو میری اہلیہ کے بھتیجے مکرم مرزا سرفراز احمد صاحب ولد مکرم مرزا نواز احمد صاحب دارالذکر میں شدید زخمی ہوئے تھے۔ چند روز ہسپتال میں داخل رہے۔ آجکل گھر پر مرہم پٹی ہو رہی ہے۔ تین جگہ پر زخم آئے ہیں۔ ایک ران پر دوسرا پسلی پر تیسرا کہنی پر۔ عزیز کی ران اور کہنی کا آپریشن چند روز تک متوقع ہے۔ ان کی شفاء کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

اسی طرح میرا منجھلا بیٹا عبدالقیوم طارق بھی 28 مئی 2010ء کو بیت النور میں بم کا ایک ٹکڑا بازو میں لگنے سے زخمی ہوا ہے۔ 2/3 ہفتے سوزش اور تکلیف رہی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ ڈاکٹری مشورے کے مطابق ابھی بم کا ٹکڑا نکالنا جسم کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس کی بھی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ملک عبدالمتین صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار 28 مئی 2010ء کے سانحہ دہشت گردی کے دوران بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں زخمی ہوا تھا۔ دائیں ٹانگ میں فریکچر ہوگیا۔ آپریشن کے ذریعہ فریم کے ساتھ جکڑ دیا گیا ہے۔ دوسرے زخموں کیلئے پلاسٹک سرجری بھی ہوئی ہے۔ اب گھر آ گیا ہوں۔ ڈریسنگ کچھ دنوں کے بعد بدلی جاتی ہے۔

اس دوران احمدی احباب نے تیمارداری اور دعائیں کیں اور حوصلہ بڑھایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان کا اجر دے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام زخمیوں کو کامل وعاجل شفاء عطا فرمائے اور احمدیوں کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرمہ منصورہ مظفر صاحبہ صدر لجنہ نصیر آباد غالب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم خواجہ محمد سلطان صاحب 28 مئی 2010ء کی دہشت گردی میں دارالذکر گڑھی شاہو میں گرنیڈ کے شروں سے شدید زخمی ہوئے تھے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج تھے۔ 28 جون سے گھر لے آئے ہیں لیکن تکلیف ابھی کافی زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میرے بھائی کو جلد از جلد کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مکرم حمید احمد ظفر صاحب (ر) مربی سلسلہ گوٹھ جمال پور ضلع خیر پور تحریر کرتے ہیں۔

میری پوتی شیزہ بنت مکرم سعید احمد صاحب بعمر چند ماہ سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہے آکسیجن لگانے سے آرام رہتا ہے ورنہ سانس لینے میں دشواری محسوس کرتی ہے۔ آج کل سول ہسپتال نواب شاہ میں زیر علاج ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1)

اور اپنی اولادوں کو بھی بچاؤ۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں جو اس معاشرے میں رہ رہے ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ یہ تمہاری زندگی کا مقصد نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ اس لہو ولعب میں پڑا جائے، یہی ہمارے لئے سب کچھ ہے۔ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے تمہارے میں اور غیر میں فرق ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہر احمدی کو ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی ضرورت ہے۔'' (خطبہ جمعہ 23/اپریل 2010ء۔ الفضل انٹرنیشنل 14 مئی 2010ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

Akseer-I- Cholesterol
اکسیر کولیسٹرول
ایک ایسی منفرد دوا ہے جس کے استعمال سے اللہ کے فضل کے ساتھ کولیسٹرول کنٹرول میں رہتا ہے۔ اس کا لگاتار استعمال کرنا چاہئے۔
60/-
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا با اعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ
فون آفس: 047-6215171
موبائل: 0333-6706641

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
Mob:03007700369
فون دکان 6212837

گل احمد، فردوس، داؤد، S&S لان
نیز بریزہ چکن شفون دوپٹہ دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ: 047-6214300

بلڈنگز برائے فروخت
دو عدد بلڈنگز 37/22، 4 دارالرحمت نزد اقصیٰ چوک برائے فروخت ہے۔ خواہشمند احباب درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔
03007992321
0014165245059

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
نزد سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک فضل عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ربوہ میں طلوع وغروب 2جولائی	
طلوع فجر	3:36
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی
فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریڈ اسٹیشن واپڈا مین روڈ گلشن راوی لاہور
فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون: 063-2250612 موبائل: 0302-6650961
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان
فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099
10 جوہر ویو فاروق ایونیو آخری شاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور
فون: 042-5301661
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔
حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم
ہیڈ آفس: کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571Fax:+92-55-3894271
E-maiL:mate_e_hameed@hotmail.com
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahabmeed@hotmail.com

FD-10